بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقط آرزو ہے اتنی کہ ملے مجھے شہادت

مختصر تعارف: شہید کماندان خرم سعید کیانی (کماندان قاسم) رحمہ اللہ

رکنِ شوریٰ، القاعدہ برصغیر

محرم ۱۴۳۹ھ میں ۲۰ سال سے زائد عرصے تک اپنے رب کے کلمے کی سربلندی کی خاطر کشمیر، ہندوستان، نیپال، پاکستان اور افغانستان میں مصروفِ جہاد رہنے والے کماندان خرم سعید کیانی رحمہ اللہ نے، افغانستان کے صوبہ زابل کی خاک کو اپنے مبارک خون سے سیراب کردیا۔ کماندان خرم کیانی رحمہ اللہ کو دنیائے جہاد کماندان قاسم، حسن حمزہ یا حاجی قاسم کے نام سے جانتی ہے۔ آپؒ رحمہ اللہ کا آبائی تعلق راولپنڈی سے تھا۔ ۱۶ سال کی عمر میں آپ نے جہاد کے مبارک میدان میں قدم رکھا۔ کشمیری معسکرات سے عسکری تربیت حاصل کرکے آپ نے کشمیر کے میدانِ کارزار کارخ کیا۔ اور اگلے کئی سالوں تک آپ وادی کے اندر مشرک ہندو فوجیوں کے خلاف مصروفِ جہاد رہے۔ اسی دوران آپ نے بھارت میں داخلے کے جعلی کاغذات حاصل کیے۔ اور بھارت میں مخفی رہ کر ناپاک بھارتی خفیہ ایجنسی 'راء' کے خلاف ہونے والی کئی کارروائیوں کی منصوبہ بندی کی۔ آپ کی کامیاب ریکی اور منصوبہ بندی کے سبب آپ بھارت کی مطلوبہ افراد کی فہرست میں داخل ہوگئے۔ بھارتی ایجنسیوں نے آپ کو گرفتار کرنے کے لیے انڈیا بھر میں چھاپوں کا سلسلہ شروع کردیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ حتیٰ کہ آپ کا بھارت میں رہنا انتہائی دشوار ہوگیا اور دوسری طرف آپ کو پاکستان واپس آنے کے راستے بھی نہیں مل رہے تھے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے نیپال میں داخلے کے راستے کھولے۔ وہاں کچھ عرصہ گزار کر آپ واپس پاکستان پہنچے۔

کشمیر اور انڈیا میں جہاد کے دوران آپ پر یہ حقیقت اچھی طرح عیاں ہوگئی کہ پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی مجاہدین کے ساتھ مخلص نہیں۔ یہ محض پاکستانی عوام کی نظروں میں اپنی نیک نامی کی خاطر مجاہدین کی چند ایک معاملات میں مدد کردیتے ہیں۔ اور بہت سے اہم معاملات میں مجاہدین سے وسائل اور اختیارات چھین کر ان کی ضروری اور اہم کارروائیوں کو پورا نہیں ہونے دیتے۔ اور مجاہدین کی ان تمام قربانیوں کے بعد پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی، بھارت سے دشمنی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے۔ پس آپؒ نے اپنے رفقاءِ جہاد شہید کماندان افضل رحمہ اللہ اور شہید عبد الصمد جاوید رحمہ اللہ کے ہمراہ طاغوتوں سے آزاد ہوکر جہاد کرنے کا فیصلہ کیا اور سرزمینِ خراسان کارخ کیا۔

وزیرستان پہنچ کر آپ نے جماعت القاعدہ میں شمولیت اختیار کی۔ اور داعیٔ جہاد شہید انجینئر احسن عزیز، شہید کماندان ڈاکٹر ارشد وحید اور شہید استاد احمد فاروق رحمہم اللہ کی زیرِ قیادت اپنا جہادی سفر جاری رکھا۔

سن ۲۰۰۸ کے بعد سے تادمِ شہادت (تقریباً دس سال تک) آپؒ، سرزمینِ خراسان میں مصروفِ جہاد رہے۔ غزنی، زابل، پکتیکا، خوست، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان میں آپؒ نے امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف ہونے والی کئی کارروائیوں کی قیادت کی۔ مجاہدین کے چھوٹے چھوٹے گروپ ترتیب دے کر آپ نے سینکڑوں مجاہدین کو مختلف محاذوں پر روانہ کیا۔ پاکستانی اور مہاجر مجاہدین کے اہلِ خانہ کی ضروریات پوری کیں۔ غرض آپؒ نے وزیرستان میں مجاہدین کے انتظامی امور نہایت خوبی سے منظم کیے۔ اس کے علاوہ آپ نے نئے آنے والے مجاہدین کی عسکری تربیت کی ذمے داریاں بھی نبھائیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں جہاد کی راہ کا مسافر بننے والا خرم کیانی جہادی منزلیں طے کرتا ہوا اب ایک عظیم قائد بن چکا تھا۔

[تصویر: اعظم ورسک، جنوبی وزیرستان۔ ۲۰۱۰ء]

جماعت القاعدہ برصغیر کے قیام کے بعد آپؒ نے کماندان قاری عمران شہید رحمہ اللہ کی نیابت میں افغانستان میں جہادی امور بخوبی نبھائے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ امریکہ کی آنکھ کا کانٹا بھی بنتے چلے گئے۔ ۲۰۱۴ کے اختتام پر امریکہ نے پہلے آپ کو اور پھر شہید قاری عمران رحمہ اللہ کو ڈرون طیاروں سے نشانہ بنایا۔ قاری عمران رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے شہادت دی۔ شہید کماندان قاسم رحمہ اللہ شدید زخمی ہوگئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزاتی طور پر آپ کو محفوظ رکھا۔ آپؒ نے اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر القاعدہ برصغیر کی افغانستان میں عسکری امور کی قیادت کی۔ امریکہ بالکل باؤلا ہو کر آپ کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ سال ۲۰۱۵ میں امریکی فوج نے آپ کے مکان پر فضائی چھاپہ مارا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ اس کے بعد آپ کو شہید کرنے کے لیے امریکہ نے پے درپے چھاپے مارے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ یہ ثابت کیا کہ زندگی اور موت کا فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ بالآخر سال ۲۰۱۷ کے اختتام پر امریکی ڈرون طیاروں نے آپؒ کو دورانِ سفر، صوبہ زابل میں نشانہ بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی جہاد کے کٹھن مراحل سے گزری حسین زندگی کا صلہ دینے کے لیے آپ کو شہادت کے عظیم مرتبے سے سرفراز کرلیا۔ نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ ولانزکی علی اللہ احداً

آپ رحمہ اللہ القاعدہ برصغیر کی مرکزی شوریٰ کے رکن تھے۔ انتہائی سلیم الطبع، شریف النفس اور نفیس عادتوں کے مالک تھے۔ اپنی زبان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور کلامِ پاک کی تلاوت سے تر رکھتے، نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، اعمالِ صالحہ کی دعوت دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے۔ مجاہد ساتھیوں سے انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ انصار اور عام مسلمانوں سے اپنے حسنِ معاملہ کی وجہ سے آپ وزیرستان اور افغانستان میں ہر دل عزیز تھے۔ اپنی زبان کو لایعنی باتوں، مسلمانوں کی عیب جوئی اور غیبت سے پاک رکھتے۔ اللہ کے دشمنوں کے دشمن اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ جنگوں اور کٹھن حالات میں شیر صفت اور خوشیوں کی محفلوں میں مسکراہٹیں بکھیرنے والے تھے۔ صدقہ کرنے کے شوقین اور انتہائی کھلے دل کے مالک تھے۔ غرض آپ اپنی جان سے، اپنے مال سے اور اپنی دعاؤں سے ہمیشہ مسلمانوں کی خدمت میں لگے رہتے۔
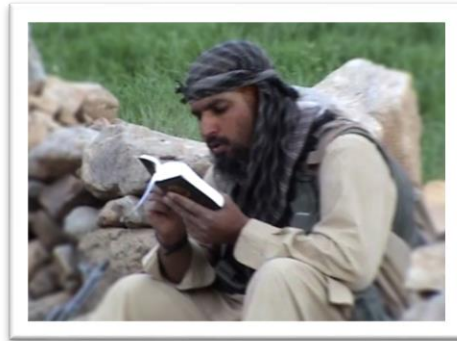
[تصویر: امریکیوں پر کارروائی سے پہلے تلاوت کرتے ہوئے، صوبہ غزنی۔ ۲۰۱۰ء]

[شہید کماندان قاسم رحمہ اللہ امریکی فوج پر ایک کارروائی کے دوران، ارغنداب صوبہ زابل۔ ۲۰۱۰ء]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی طویل جہادی زندگی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام پر انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھی بنائے۔ امت کو کماندان قاسم شہید رحمہ اللہ جیسے ان گنت نعم البدل عطا فرمائے۔ آپ کے گھر والوں، پسماندگان، رشتے داروں، دوست احباب اور مجاہد ساتھیوں کو صبر جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلیٰ اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین۔ وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔